

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۰ — ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء — نمبر ۱۵

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱/

اُردو کی دوسری کتاب ۲/

اُردو کی تیسری کتاب ۳/

اُردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اُردو کا قاعدہ بکنگ صاحب کا ۳/

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ۱/ +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح :- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵/ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ گرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک .... عمہ/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی عا۲/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۳/

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۵/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	مر	مے
چوتھائی کالم	ہ	مے	للعہ ۱۲
نصف کالم	مے	لعہ ۱۲	مہ ۵
پورا کالم	لعہ ۱۲	مہ ۲۵	للعہ ۴
پورا صفحہ	للعہ	۵	۱۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے۔ قیمت ۴ر +

حل مشکلات } پروفیسر جمیس صاحب۔ آر حصہ اوّل۔ ۶ر +

تحقیقِ بائبل } مصنفہ مرقس داوز صاحب۔ ۴ر +

طالبانِ حق } کینن فیبر صاحب ڈی۔ ڈی۔ ۹ر +

رہنمائے تعلیم۔ ۴ر +

ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	۱ر +
تواریخ بائیبل	قیمت	۱۲ر +
حیاتِ مسیح	قیمت	۱۲ر +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸ر +
سبد وغزلیں اُردو	قیمت	۱ر +
گورمکھی	قیمت	۱ر +

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷۔ بچوں کی پرورش ۱ر +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ۱ر +
۲۔ ینابیع القرآن ۳ر +
۳۔ بائیبل یا قرآن ۱۰ر +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو ۴ر +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۷۔ ردِّ تناسخ ۴ر +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

پشاور میں آگ پھر لگ اٹھی رات بھر شعلہ زن رہی جس سے کل فرد کی بلکھو کہار روپیہ کا نقصان ہوا۔

بازار کالو رام شاہ کا ہندو محلہ راکھ ہو گیا کیسے کیسے عالیشان مکان فوج بجھاتے بجھاتے تھک گئی۔

سری حضور پٹیالہ نے بھی اعزاز دربار دہلی کی خوشی میں معقول رعایتیں دربار میں اعلان کیں۔

تعلیم نسواں اور پرائمری تعلیم کی ترقی کرینگے۔ دیہات کی حفظان صحت کی طرف خاص توجہ ہوگی۔

مسلم یونیورسٹی کا ۱۹ لاکھ ۷ ہزار بینک میں جمع کیا گیا ہے اور بھی ایک لاکھ ۲ ہزار وصول ہے۔

لاہور میں برقی طاقت کے ذخیرہ کا انتظام آخر مئی تک پورا کرینگے۔ دو لاکھ کی مشینری منگوائی گئی ہے۔

سول سٹیشن اور انارکلی لاہور کے لئے نکاس بدرو کا انتظام کرینگے ۱۳ لاکھ کا اندازہ ہے۔

اگر جنوب ایران میں امن جلد ہی نہ ہوگا تو گورنمنٹ انڈیا قنصل جنرل بوشہر کی معرفت براہ راست انتظام کرے گی۔

مہم ابور واپس آرہی ہے۔ وزیر ہند نے کہا کہ اس کا خرچ غالباً ۲۵ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہیں ہوگا۔

کلکتہ کے پل ہوڑہ کا جرمن نمونہ پسند کیا گیا ہے جسکے لئے تین ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔

بمبئی کے قحط فنڈ کا ۲۲۰۲۴۰ روپیہ چندہ سے جمع ہوا دو لاکھ ۵۰۹۰ روپیہ عطایات کا ہے۔

منجملہ رقم عطایات کے ایک لاکھ ۶ ہزار مویشیوں کی رفع تکلیف پر باقی انسانوں پر خرچ کیا گیا ہے۔

ٹریپولی کی ترکی اٹالین کی جنگ کی خرابی مزید ترقی پر ہے۔ اٹالین کی طرف سے قطعی نوٹس دیا گیا ہے۔

بندر کامران حاجیان حجاز کا ایک مشہور عالمگیر سٹیشن ہے۔ خبر تشویش افزا ہے۔ اس کا خوف پہلے سے ظاہر تھا۔ اٹالین نے بندر کامران اور ساحل عربستان کے درمیان سلسلہ تار کاٹ ڈالا زیادتیاں بے حد۔

ایک چھوٹا سا برٹش دخانی جہاز موسو مہ وڈی کاک بھی پکڑ دیا اسکو مسووا کو لیگئے ہیں خدا خیر کرے۔

معزول شاہ کے پیروان جس مسجد میں پناہ گیر تھے۔ روسی فوج نے اس پر گولہ باری کی دو کا سک مجروح ہو گئے۔

مسجد میں جو زائرین و نمازی جمع تھے روسی گولہ باری سے ان میں سے پچاس مسلمان کام آچکے ہیں۔

لیکن خبر ہے کہ معزول شاہ کے پیروان سے نہ تو کوئی قتل ہوا ہے نہ زخمی ہوا ہے۔ یہ خبر طہران سے دیگئی۔

انگلستان میں کان کنوں کی سٹرائیک کے خاتمہ کی امیدیں روشن نہیں ہیں صرف ۳۰ ہزار آدمی کام پر واپس آئے۔

۹۸۶۳۹ کان کن کہتے ہیں کہ سٹرائیک ختم کی جائے۔ لیکن ایک لاکھ سے زیادہ کے ووٹ اسکے خلاف ہیں۔

یہ خیال بظاہر غلط ہے کہ تہوار ایسٹر ڈے کے بعد سٹرائیک ختم ہوگی۔ خدا جانے اس کی مشکلات کب تک جاری رہیں گی۔

اس سٹرائیک کے باعث غربا کی مصائب سخت ہیں شہنشاہ معظم نے اُن کی رفع تکلیف کے لئے ۱۰۰۰ گنی ارسال فرمائے۔

شہنشاہ بیگم اور ملکہ الگزینڈرا نے بھی ایک ایک ہزار پونڈ امداد کے لئے دیئے یعنی ۱۵-۱۵ ہزار روپیہ یہ رقوم مسٹر جان برنس کو بھیجی گئی ہیں وہ تقسیم امداد میں مصروف ہیں۔ اور بھی امداد کی اُمیدیں ہیں۔

حضور پرنس آف ویلز پیرس میں پہونچے فرنچ پریسیڈنٹ فالئرز صاحب کے ساتھ حضور ممدوح کی ملاقات ہوئی

سوڈان سے ایک مہم بھیجی گئی آنانک کے لوٹیروں کی ایک عظیم تعداد کے متصل رژوانگہ مقابلہ ہوا۔

اخبار کی بہار

میونسپل لاہور کی آبادی ۲۰۸۱۲۰۱ ہے ۱۲۰۰۰۰ مسلمان ۰۰۰۰۰۰ ہندو ۰۰۰ وسکھ

دربار دہلی کی یادگار میں ہندوستان میں عام تعلیمی تعطیل منظور ہو گئی جو ہر سال ۱۲ دسمبر کو ہوگی۔

امریکہ کی پریذیڈنسی کے ابتدائی انتخاب میں مسٹر ولسن نے مقام ڈکوٹہ میں مسٹر روزویلٹ کو شکست دی۔

پیرس میں ڈاکوؤں نے ایک موٹر کار کو لوٹا۔ اس کے مالک کو قتل کیا اور اسی موٹر پر چڑھکر ایک بنک میں گئے وہاں سے ۴۰ ہزار روپیہ لوٹا اور چلدیئے تمام پیرس میں اس واقعہ سے تہلکہ مچ گیا ہے۔ گورنمنٹ فرانس نے دس لاکھ فرانک کے خرچ سے موٹر کاروں پر چڑھکر گشت کرنے والی پولیس مقرر کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

یوآن شیکائی پیکن میں چین کی کل سلطنت کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ اس رسم کو لوگوں نے بڑی دہوم دہام سے ادا کیا۔ اپنی سپیچ میں انہوں نے کہا۔ کہ میں اپنی تمام کوشش سے اس جمہوری سلطنت کو مضبوط کرونگا اور ملک کی بہتری کرتا رہونگا اور کوشش کرونگا کہ چین کی پانچوں قومیں ملکر ایک مضبوط قوم بنے اور جب مستقل پریذیڈنٹ مقرر کیا جاویگا تب میں سلطنت کو چھوڑ دونگا

سلطنت روم کی جنگی ادریٹ کے پاس جرمنی۔ روس انگلستان اور فرنچ سفیر گئے اور الگ الگ سبھوں نے کوشش کی کہ لڑائی روکنے کے لئے انتظام کیا جاوے لیکن روم کے وزیر نے جواب دیا کہ صلح منظور نہ کیجاویگی جب تک طریپولی کو اٹالین لوگ نہ چھوڑینگے۔

ڈاک ولایت کا جہاز سالسٹ پورٹ سعید سے روانہ ہوا ہندوستان کیلئے ۰۰۰ ۵۲ اسا ورین بھی لاتا ہے۔

کوہ الپس کے سلسلہ آسٹریا پر بزور آندہی آئی۔ دس سیلانی شوقین بلندی سے پہسلکر مرگئے۔

الپورٹو میں بم کے گولوں کا مکان اڑگیا انارکسٹ کا مرکز تھا دس لاشیں دستیاب ہوگئیں۔

قطب جنوبی کی جاپانی مہم کنگ ایڈورڈ لینڈ پر پہنچکر واپس آگئی ہو قلیل فاصلہ باقی تھا۔

امریکن اضلاع کے انتخاب پریسیڈنٹ میں مسٹر روزویلٹ مغلوب ہیں مسٹر ٹافٹ بہر کامیاب ہونگے۔

کپٹن سٹونٹین۔ مسٹر ابادی۔ مسٹر ٹ رنسی نے لنڈن میں شہنشاہ معظم سے نیاز حاصل کی ہو۔

یہ تینوں صاحبان عنقریب روانہ ہند ہونگے۔ راجدہانی دہلی کے نئے شہر کی تعمیرات کے لئے۔

دارجلنگ کی میونسپل کمیٹی میں مسٹر ہیم لال سرکار دختر پنڈت شو ناتھ شاستری کچھہ عرصہ سے ممبر کمیٹی ہیں اور اپنا کام بہت اچھی طرح سے انجام دیتی ہیں۔

اسی سال ۱۰ لڑکیاں کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان بی اے میں کامیاب ہوئی ہیں۔

ریاست بہر کے مقتول فرمانروا راجہ رنہیر سنگہ کے مشتبہ قاتلوں ہیرا سنگہ اور ٹیکا رام کو سپیشل سشن جج کرنل بیلی نے جرم قتل سے بری کر کے رہا کر دیا۔

لنڈن میں گاہی بوسن نام ایک اخبار نویس (جرنلسٹ) کو ۹ ماہ قید باشقت کی سزا دی گئی ہے۔

روشنیہ نام جہاز کے غرق ہونے سے جو سیم و زر ضایع ہوا بیمہ کمپنیوں کو پورا کرنا ہوگا۔

صوبہ یارہ گوئے کے مقام آسن سیاں میں انقلاب پسندوں نے ایک عظیم لڑائی میں فتح پائی ہے۔

لنڈن نارن آفس میں مالکوں اور کان کنوں کی ایک اور کنفرنس ہوئی جو پانچ منٹ تک رہی۔

ہندی انتظامی اصلاحوں کا مسودہ قانون تعطیلات ایسٹر کے بعد پارلیمنٹ میں پیش کرینگے۔

مسٹر اسکویر مقررہ شرح چاہتے ہیں کہ کم سے کم پونے چار روپیہ ہفتہ ہو بچوں کیلئے ڈیڑھ روپیہ ہفتہ ہو۔

مالکان اسکو نہیں مانتے ہیں وہ کہتے ہیں ڈسٹرکٹ بورڈوں کو مناسب شرح قائم کرنیکا اختیار چاہئے۔

مالکان کا خیال ہے کہ کان کن بیکاری سے تنگ آکر جلدی واپس آئینگے۔ اظہار غلط ہو۔

بیکاری کی فاقہ کشی کا انتظام کیا گیا ہے۔ متمول باشندے ان کو کھانا بہم پہنچاتے ہیں۔ اتفاق

کان کنوں کی طرف سے کہا گیا ہے کہ حسب ضرورت دو تین ماہ تک سٹرایک رکھینگے کہ انصاف پائیں۔

ہندوستان کی گورنمنٹ نے اٹالین گورنمنٹ سے طے کیا ہے کہ جدہ کی بندرگاہ میں کوئی رکاوٹ نہ کی جائے تاکہ ہندوستان کے حاجیوں کو تکلیف نہ ہووے۔

کچھہ عرصہ ہوا کہ پنجاب کی گورنمنٹ نے لاہور کنٹونمنٹ میں بخار کی زیادتی دیکھکر سب پانی کی نالیاں اور نہریں بند کر دی تھیں اور جگہ جگہ جہاں پانی جمع ہوتا تھا ان گڑہوں کو برابر کر دیا تھا تاکہ مچھر پیدا نہ ہو سکیں۔ لیکن اب دیکھا گیا ہے کہ کل شہر سوکتا جاتا ہے۔ اور لوگوں کو تکلیف ہے۔ پس گورنمنٹ کا ارادہ اب ہوا ہے کہ بری ڈوول کنال میں سے نہر یہاں لائیں۔ کیونکہ شک ہو کہ مچھر کی پیدائش کبھی پورے طور سے بند نہیں ہوئی تھی۔

لارڈ ووڈس ورتھ نے ایک یتیم خانہ کیلئے قریباً دو کروڑ روپے وصیت کئے۔

روس میں بہت سخت کال پڑا ہے اور کئی ایک ضلعوں سے بہت خراب خبریں آرہی ہیں اچھے اچھے بیش قیمت گھوڑے اب چار روپے کو بک رہے ہیں۔

گورنمنٹ نے حکم دیا ہو کہ ۰۰ اروپے سال کی پنشن ان لوگوں کو ملیگی جنہوں نے شمس العلماء یا مہا مہوپادھیا کا امتحان دیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمہ زندگی

نمبر ۱

زندگی پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ جہاں زندگی ہے وہاں اس کا اظہار ضرور ہوتا ہے جس طرح سے جسمانی زندگی انسانی وجودوں کے ذریعہ سے اور قسم قسم کی زندگی حیوانی وجودوں اور نباتاتی اشیاء کے زندہ رہنے اور بڑھنے کے وسیلے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح سے روحانی زندگی بھی اپنا جلوہ دکھلاتی ہے اور روحانی عالم میں وہ اپنی رونق اور خوبصورتی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ چھپ نہیں سکتی۔ دنیا کے شروع سے خدا کے بندے جن پر خدا کی رحمت ہوتی رہی اور وہ اُس کے فضل سے گناہ پر غالب آکر روحانی زندگی حاصل کرکے دینداری۔ نیکوکاری اور پرہیزگاری میں قدم مارتے گئے۔ ان میں وہ زندگی بڑھتی اور کام کرتی نظر آتی تھی۔ وہ گناہ کی نسبت مردہ اور روحانی کاموں کی نسبت زندہ معلوم ہوتے تھے اور جب وہ چشمہ زندگی مجسم صورت میں دنیا میں ظاہر ہوا تو اُس نے زیادہ وسیع طور سے اپنے پیرؤں کو اس زندگی سے فیضیاب کیا۔ اگرچہ پہلے دینداروں کو بھی اسی سے زندگی ملتی تھی۔ مگر اب زیادہ کثرت سے زندگی کا چشمہ نزدیک آگیا اور سبھوں کو موقعہ ملا کہ اس سے بذات خاص فیض حاصل کریں۔ کیونکہ وہ جسکے دیندار نبی اور بزرگ محتاج تھے اور منتظر تھے آپہونچا تھا۔ اس نے اپنے خاص شاگردوں میں جو دنیاوی حیثیت کے لحاظ سے نہ عالم و فاضل اور نہ دولتمند اور معزز تھے بلکہ غریب مچھوے اور بے علم اور گمنام اشخاص تھے۔ زندگی ڈالدی اور وہ کمزور اور ناخواندہ لوگ اُس کی برکت سے بالکل تبدیل ہو گئے۔ اور یہ نہ صرف ایسے لوگوں ہی تک محدود رہی بلکہ پولوس جیسے عالم و فاضل پر بھی اس کا اثر ہوا جس سے اس نے روحانی زندگی حاصل کرکے دنیا کی عظمت اور بزرگی کو ناچیز جانا

احمدیوں کی عقل کا خبط

ہمارے احمدی صاحبان اسبات کو نہ سمجھکر کہ خدا کا کلام توریت زبور اور انجیل دنیا میں موجود ہے اس سے بڑھکر بلکہ اس کو رد کرکے ان کتابوں کے برخلاف اپنے غلط عقیدے کے مطابق ایک اور کتاب کی بنا پر کتاب مقدس یعنے بائبل کے واقعات کو رد کرنے کی بے فایدہ کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ اپنے ماہواری رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۱۲ء کے ایشو میں "حضرت مریم صدیقہ کا دردزہ اور مسیحی مذہب کا بطلان" کے عنوان سے ایک مضمون شایع کیا ہے جس میں وہ یہ دکھلاتے ہیں کہ مریم کو دردزہ کا ہونا اسبات کی دلیل ہے کہ یسوع مسیح نے لوگوں کو گناہ سے نہیں بچایا اگر وہ گناہ سے بچاتا تو وہ پہلے مریم کو اور بعد تمام مسیحی عورتوں کو اس درد سے بچاتا۔ اور اس عقیدے کو قرآن کی ایک آیت کے نقل کرنے سے جتلاتے ہیں جو سورہ مریم میں ہے۔ جو یہ ہے۔ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا ۝ (مریم ۲)

ترجمہ:- پس حضرت مریم حاملہ ہوگئی۔ ساتھ اس کے پس جا پڑی ساتھ اس کے مکان دور یعنے جنگل میں پس اسکو دردزہ درخت خرمہ کے تنے کی طرف لے آیا۔ اس نے شدت درد کی وجہ سے کہا کاش کہ میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور ہوتی بھولی بھلائی۔ اگر اس قصہ کو انجیل کے واقعہ کے ساتھ مقابلہ کرو تو یہ کہنا پڑیگا کہ یا تو انجیل کا واقعہ درست مانو یا قرآن کا۔ کیونکہ انجیل کا واقعہ یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت کو بیت لحم گاؤں کی ایک سرائے میں واقعہ ہونا بتاتا ہے اور قرآن کا واقعہ جنگل میں خرمہ کے تلے بتلاتا ہے۔ اب ان دونوں میں سے سچا کون سا بیان ہے؟ پہلے فیصل کرو اور بعد اس پر کوئی حاشیہ چڑھاؤ۔ لیکن اس پر بغیر سوچے سمجھے ناحق کے مضامین گھڑنا کوئی عقل نہیں ہے۔ جبکہ اس قصہ کی بنا ہی غلط ہے تو پھر اس پر اپنے اعتراض کو قایم کرنا سچا نہیں ٹھہر سکتا۔

ہمارے آریہ بھائی برہمچریہ کے گن گاتے گاتے نہیں تھکتے۔ ہمیشہ ان کے اخبارات اور رسالے اُس کی تعریف میں بھرے جاتے ہیں۔ اُن کے انگریزی اخبار آریہ پترکا لاہور مطبوعہ ۹ مارچ ۱۹۱۲ء میں "برہمچریہ" کے عنوان سے ایک ایڈیٹوریل نوٹ درج ہوا ہے۔ جس میں اس مضمون کے متعلق رائے زنی کی گئی ہے۔ پہلے تو اس کی تعریف کی گئی ہے اور اس عمل کو تمام خوبیوں سے بڑھکر بتایا گیا ہے اور دیانند صاحب اور بھیشم پتامہ صاحب کے خیالات اس کی نسبت بتائے گئے ہیں اور اس کے علاوہ کئی ایک مغربی فلاسفروں کے نام بھی درج کئے ہیں کہ انہوں نے شادیاں نہ کی تھیں اور شادی نہ کرکے اس عمل کے پیرو بنے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ نیچر بھی یہ چاہتی ہے کہ وہ لوگ صرف شادیاں کریں جو اولاد پیدا کرنے کے عمدہ لایق ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ شادی شدہ میاں اور بیوی بھی برہمچریہ کر سکتے ہیں۔ اور برہمچریہ کے معنے یہ نہیں ہیں کہ بے شادی رہو۔ بلکہ یہ کہ پاک اور عصمت والی زندگی بسر ہو۔ یہ امر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کے کیا معنے ہیں کہ جب آریہ صاحبان ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ شادی سے باز رہنا اور پوری تحصیل وعلم وغیرہ تک شادی نہ کرنا برہمچریہ ہے۔ اور پھر یہ کہنا کس طرح سے درست ہو سکتا ہے کہ شادی شدہ لوگ بھی برہمچریہ رکھ سکتے ہیں۔ تو پھر برہمچریہ کے معنے کیا ہوئے کہ شادی کرنا یا نہ کرنا؟ اب تک تو ہم یہ سمجھے ہوئے تھے کہ شادی سے رُکنا اور دیگر مجاہدہ وقت جسکو خود

۹-۱۸-۲۶ برس تک میعاد کے وقت کو اس کے مدد اور معاون بتاتے ہیں۔ شادی سے رکنا مناسب ہے۔ پر اب یہ نئی بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ شادی کرکے بھی برہمچریہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے دو انگریزی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جو pure اور chaste زندگی سے موسوم کئے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ شادی کرکے کس طرح سے pure × chaste زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔ اور اس کو کس طرح برہمچریہ کہہ سکتے ہیں؟ اگر شادی شدہ زندگی میں برہمچریہ ہو سکتا ہے تو پھر اس قدر برہمچریہ کے عمل پر زور دینا کیا مطلب رکھتا ہے؟

مذہب اور قوم کا سوال صاف معنوں میں بالکل علیحدہ ہے۔ ایک مذہب کی بہت سی قومیں معتقد ہو سکتی ہیں۔ لیکن مذہب سے قوم نہیں بنتی۔ قومیں خاندان و نسل کے اعتبار سے بنتی اور چلتی ہیں۔ ہمعصر سفیر برار امراوتی مطبوعہ ۲۴ مارچ کا ذیل کا نوٹ قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ "دنیا کی تمام قومیں خاندان و نسل کے اعتبار سے ہوتی ہیں پر مسلمانوں کی قومیت سے نہ ملک کو دخل ہے نہ نسل کو نہ خاندان کو ان کی قوم کی بنیاد محض مذہب پر قائم ہے"۔ اگر یہی حال ہے تو پھر مختلف اقوام مثلاً پٹھان۔ مغل۔ شیخ۔ سید وغیرہ وغیرہ اور دیگر بے شمار قوموں کی کیوں تمیز ہے۔ ان سب کو ایک دم کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟ یہ امر صاف ہے کہ خاندان اور نسلوں کے اعتبار سے قوموں کے سلسلے جاری ہوئے ہیں۔ مگر مذہب کا معاملہ اس سے الگ ہے۔ مسلمانوں کے مذہب میں بہت سی قومیں شامل ہیں۔ اور ایسا ہی حال دیگر مذاہب میں بھی ہے۔ پر ایسے انکار کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

میاں عبد السلام مبارکپوری نے اہلحدیث مطبوعہ ۸ مارچ میں "عیسائیوں کی سعی صلیب کے لئے" کے عنوان سے ایک مضمون درج کر دیا ہے۔ جس میں کتاب "اسلامی دنیا" میں سے جو ایک رپورٹ کے طور پر بیان فقدان کے چند فقرے نقل کرکے اس پر ایک پرجوش حاشیہ چڑھایا ہے۔ اور مسلمانوں کو ایک زبردست تحریک دلائی ہے۔ کہ وہ مشن کے اس کام کے برخلاف کوشش کریں جو مشنری صاحبان مسلمانوں کے درمیان کام کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ عیسائیوں پر ناحق کے ذیل کے بہتان لگائے ہیں۔

(۱) وہ مذہب اور دین ہے جو باطل ہو چکا ہے۔

(۲) ہزاروں تحریفات سے بھرا ہوا ہے۔

(۳) تثلیث یعنے مسیحائے ایک ذات واحد لاشریک کے تین خداؤں کی پرستش ہے۔

(۴) نماز میں گانا ہے۔

(۵) ان کا خدا وہ ہے جس کی اولاد بھی ہے یا وہ دوسرے کی اولاد ہے۔

(۶) صلیب کی پرستش کی جاتی ہے۔

(۷) دجال کا عرب میں پہونچنا (مراد مشنریوں سے ہے)

ہم میاں عبد السلام سے صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس دین عیسوی نے جسکو آپ غلطی سے ایسا سمجھے بیٹھے ہیں ایسے ایسے حیرت انگیز کام کئے ہیں جن کی رپورٹ نے اب آپ کو چونکا دیا ہے اور آپ اب دوسروں کو غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ایسے پرجوش فقرے لکھکر اسلامی تحریک کو جنبش دینا چاہتے ہو۔ پر آپ بے خبر ہو کہ بائبل کا کلام زندگی بخش ہے جو بند بند اور گوڑے گوڑے میں سے ہو کر گذرتا ہے اور بے تاثیر نہیں رہ سکتا۔ کون اس کے اثر کو روک سکتا ہے۔ جو صدیوں سے اب تک موثر چلا آتا ہے۔ آپ کی یہ جوشیلی تحریر عیسائی مشنریوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔

ریویو۔ مسیحی تصور دربارہ تجسم۔

The Christian idea of incarnation

اس نام کا ایک رسالہ فی الحال پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے شائع کیا ہے۔ یہ وہ لکچر ہے جو مسٹر ایس رودرا صاحب نے بمقام الہ آباد جلسہ مذاہب کی تقریب پر پڑھا تھا۔ یہ لکچر عالمانہ اور پرمضمون تھا جس کے رسالہ کی صورت میں شائع کرنے سے سوسائٹی مذکور نے ایک بڑا فائدہ اُٹھانیکا پبلک کو موقعہ دیا ہے۔ یہ نہ صرف غیر مسیحیوں کے لئے مفید ہے بلکہ مسیحی مبشروں اور استادوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ ایسے رسالجات کی ملک کو ازحد ضرورت ہے۔ کیونکہ جس حال میں کہ علم ترقی پر ہے اور لوگوں کے خیالات کو ایک گونہ جولانی ہو رہی ہے ضرور ہے کہ اعلیٰ اور علمی دماغ والے صاحبان علم اور روشنی کے اور سائنس کے دلدادہ لوگوں کے ساتھ رہ کر اپ ٹو ڈیٹ درجے پر رہنے کے لئے عمدہ سے عمدہ اور مفید مضامین پر کرسچن لٹریچر کو زینت بخشتے رہیں۔ ہماری زور سے سفارش ہے کہ مسیحی اس رسالے کو ضرور منگوا کر خود پڑھیں اور اپنے غیر مسیحی دوستوں میں اس کو تقسیم بھی کریں۔ اس کے وسیلے سے تعلیمیافتہ نوجوان جن کے خیالات نئی روشنی سے چندھیا کر ناستک تعلیم کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔ اس سے ضرور فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ قیمتی رسالہ اگرچہ صرف ۸ صفحہ کا ہے پر نہایت مفید ہے۔ یہ انارکلی لاہور بک ڈپو سے دستیاب ہو سکتا ہے اسکی قیمت صرف ۲ پائی ہے۔

The Wealth of India

یعنے ہندوستان کی دولت۔ اس نام کا ایک مستقل میگزین شہر مدراس سے جی۔ اے ویدیا رامن اینڈ کو کی طرف سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ انگریزی زبان کا یہ رسالہ ہر ایک پہلو سے عمدہ اور قابل دید ہے۔ مختلف علمی اور ہنری باتوں کے متعلق مضامین اس میں شائع ہوتے ہیں۔ ٹائیٹل پیج کو چھوڑ کر ۳۲ صفحوں کی ضخامت ہے اور قیمت سالیانہ بمعہ محصول ۳ ہے یہ انگریزی خوان پبلک کے لئے بہت مفید ہے۔

اقتباس

لیت ولعل

ایک مالدار اور دانا شخص نے اپنے باغبان کو ایک کام سے غفلت کرنے پر اُس کو ایک عمدہ نصیحت دی جو نہ صرف اس کے لئے بلکہ سب کے لئے قابلِ غور ہے۔ اُسنے باغبان کو ایک درخت کی خاص حفاظت کے لئے حکم دیا تھا پر وہ باغبان اس کام میں لیت ولعل کرتا رہا اور اچانک میں ایک دن زور کی ہوا چلی اور وہ درخت جڑ سے اُکھڑ کر گر پڑا۔ اُس پر اُس باغ کے مالک نے باغبان کو ملامت کرکے کہا کہ اے باغبان تم نے ایک کام کے پورا کرنے میں لیت ولعل کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا عمدہ درخت برباد ہوا۔ اس طرح سے بہت لوگ اپنے ضروری کاموں کو خاص کر آئیندہ دنیا کے متعلق روحانی ضروری امور کو لیت ولعل میں چھوڑ دیتے ہیں اور اچانک میں موت کا سخت جھونکا آکر اُن کو کاٹ ڈالتا ہے۔ اور اُن کی تمام اُمیدوں کو یکقلم قطع کر جاتا ہے اور ان کی عاقبت کا کام ناتمام ہی رہ جاتا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ضروری کاموں میں لیت ولعل نہ کرنا چاہئے۔ جس کے انجام میں پچھتانا پڑے۔

وہایٹ کراس

کراچی میں پاکل نام ایک آئمین بہرہ کو رایل ہیومین کا برنجی تمغہ دیاگیا۔ جلسہ دہوم دہامی کیاگیا۔

السکفیل جرمن جہاز نگون سے پورب جاتا تھا ساحل مراکو ریتی پر چڑھ گیا۔ دو آدمی ہلاک۔

مفید کہانی

انگورستان

نمبر ۱۵

ایک شخص نے جبکہ وہ قریب المرگ تھا اپنے تین لڑکوں کو اپنے بسترِ مرگ کے پاس بلایا اور کہنے لگا کہ "اے میرے پیارے لڑکو میرے پاس میری موت کے بعد تمہارے لئے ورثہ میں کچھ دولت نہیں ہے۔ سوا ان رہائش کی جھونپڑیوں کے اور انگورستان کے جو تمہارے سامنے ہے لیکن اس باغ میں ایک خزانہ پوشیدہ ہے جس کو تم تینوں کھود کر نکال سکتے ہو" اپنے باپ کی موت کے بعد وہ لڑکے اس باغ کو ایک سرے سے بڑی محنت سے کھودنے لگے۔ چونکہ باپ نے یہ پتہ نہیں دیا تھا کہ وہ دولت کس جگہ پر ہے۔ وہ تمام باغ کو کھودتے رہے۔ لیکن انہوں نے اس میں وہ خزانہ نہ پایا مگر علاوہ سونے اور چاندی کے خزانہ کے جس کی اُنہوں نے تلاش کی اُن کا وہ انگورستان کثرت سے پھلدار ہوگیا۔ کیونکہ وہ محنت سے کھودا گیا تھا۔ اس لئے اُس کی پیداوار از حد بڑھ گئی۔ جس سے اُن کو خزانہ کے موافق دولت ہاتھ لگنے لگی۔ اور اب وہ لڑکے یاد کرنے لگے کہ اُن کے باپ نے جس دولت کا ذکر کیا تھا وہ یہی مطلب تھا۔ جس کے وسیلے سے وہ دولت مند ہوگئے۔ اور اُنہوں نے اس انگورستان کے دروازے پر ذیل کی سطریں لکھکر لگادیں۔

In honest toil is a
real mine where go
ld & silver mightily
shine.

مراسلات

تعلیم الواعظین

گذشتہ سے پیوستہ

پہلے حصے میں مسیحی واعظ اپنی جماعت کے خیالات کو خداوند کے بڑے کاموں اور اُس کی زندگی کی طرف جس کو اُس نے گذرانا رجوع کرے۔

دوسرے حصے میں اُن کاموں کی طرف جو مسیحی کو کرنے چاہئیں توجہ دلائے۔ کیونکہ خداوند اُس میں رہتا ہے۔

واضح ہو کہ ان عیدوں کے چار مجموعے ہیں۔

اوّل۔ اجتماع میں۔ عید پیدایش۔ عید ختنہ۔ اور عید ظہور ہیں۔

دوم۔ اجتماع میں۔ عید فسح کہانت سے۔ گڈ فرائی ڈے اور خداوند مسیح کے جی اُٹھنے کا دن ہیں۔

سوم۔ اجتماع میں عید صعود۔ اور عید پنتیکوست ہیں۔

چہارم۔ اجتماع میں۔ عید ثالوث ہو۔

اوّل۔ اجتماع سے تیسرے اجتماع کے آخر تک۔ نہایت بڑے واقعات کی یادگاری ہوتی ہے۔ اور ان واقعات کے مطابق ان عیدوں کا مرتبہ سمجھا جاتا ہے۔ سو ایسی عیدوں کے وعظ میں وہ خاص باتیں اور واقعات مفید ہیں جو وقوع میں آئے ہیں اور وہ جماعت کے آگے اس طرح سے پیش کئے جائیں۔ کہ گویا اب سننے والوں کے سامنے واقع ہوئے ہیں۔ اور اُن سے یہ نتیجہ نکلے کہ ان کا روحانی مطلب آجکل بھی برابر جاری ہے۔ لیکن ایسے وعظ میں نہ صرف یہ خیال مدِ نظر ہو کہ خدا کی تعریف اور شکرگذاری بڑی باتوں کی بابت جماعت کے لوگ بجا لائیں۔ اور دنیا کی برائی یا انسانی دل کے گناہ کا بیان اچھی طرح

سے کیا جاکر گناہ گار ڈانٹا جائے۔

دوازدہم۔ مسیحی سال کا شروع یعنے آمد کے زمانہ کا بیان۔

آمد کا زمانہ جو ہمیشہ ایک مہینے یعنے چار اتواروں کا ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں کلیسیا ہمیشہ یا ترقی کرتی ہوئی یا خدا کی راہ تکتی ہوئی اُس کی آمد کی منتظر بھی جاتی ہے۔ خواہ پرانے عہدنامہ کی کلیسیا کی یادگاری کی جائے کہ وہ خداوند مسیح کی آمد کی منتظر تھی۔ خواہ اُس آمد کی طرف دیکھیں جو ہمارے آئندہ زمانہ میں ہوگی کہ جب خداوند مسیح شان شوکت کے ساتھ پھر آئیگا اور ان دونوں کو اپنے واسطے ملانے کے لئے اُس آمد کو سوچتے ہیں جو خداوند مسیح اب ہمارے آیا چاہتا ہے۔ اس پہلی بات کے سبب کہ خداوند مسیح ہمارے دلوں میں آیا چاہتا ضرور ہے کہ اس زمانہ میں روزے کے زمانہ کے موافق توبہ اور بیدار ہونے کا زیادہ ذکر ہوتا کہ آنے والے خداوند مسیح کے واسطے لوگ تیار ہوں۔ آیات تیاری وعظ کے لئے یہ ہیں۔ متی ۲۴: ۴۰ - ۶: ۱۰ - ۱۱: ۲۸ و ۲۹ - ۲۰: ۲۸ - لوقا پہلا باب تمام - ۲۱: ۲۴ - یوحنا ۱: ۷ و ۱۸ - ۳: ۲۲ و ۲۳ - ۱۰: ۱۱ - رومی ۱: ۱۶ - ۱۳: ۱۱ - ۲ پطرس ۳: ۱۰ سے ۱۲ - مکاشفات ۱: ۷ سے ۹ - پیدائش ۳: ۱۵ - ۴۹: ۱۰ - استثنا ۱۸: ۱۵ - مزمور ۲۴: ۷ سے ۱۰ - یسعیاہ ۴۰: ۳ - ۶۱: ۱ سے ۳ -

واضح ہو کہ ملاکی نبی کی کتاب میں اس آمد کا بیان بہت پایا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ پہلی سے چوتھی صدی تک یونانی کلیسیا ۴ دنوں تک آمد کے دنوں کو مانتی تھی پھر چھٹویں صدی سے پچھم کی کلیسیا میں بھی یہ دستور جاری ہوگیا۔

باقی آئندہ

الراقم

پادری ٹامس ہاول بشیر۔ از لاہور

خط و کتابت

کرم فرمائے بندہ۔ جناب اڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں

بعد سلام اور مسیح کی محبت کے میں آپ سے ایک عرض کرتا ہوں اور مجھے پوری اُمید ہے کہ آپ اُسے منظور فرمادینگے۔ وہ یہ ہے کہ میں یہ چند سطور آپ کی خدمت میں اس غرض سے ارسال کرتا ہوں کہ آپ انہیں اپنے اخبار نور افشاں میں جگہ دیکر مجھے اپنا رہین منت اور تادم مرگ ممنون احسان فرمائیں گے +

عرصہ چار ماہ سے جناب مولوی حافظ احمد مسیح صاحب دہلوی مدراس میں تشریف آور ہیں اور ہم سب مکرمین ایم۔ بی۔ گولڈ سمتھ صاحب کے ہمراہ کارہائے دینی کو انجام دیتے ہیں۔ جناب مولوی صاحب ممدوح کی تشریف آوری کے چند روز بعد ہم قصبہ رائے ویلور میں اس غرض سے گئے تھے کہ وہاں جو اہل اسلام کے دو بڑے دینی مدرسے ہیں اُن کو دیکھیں۔ اُن میں سے ایک کا نام "باقیات صالحات" ہے۔ یہ مدرسہ فی الواقع اعلےٰ درجہ کا ہے۔ دوسرے کا نام "لطیفیہ" ہے۔ ان مدرسوں کے مولوی صاحبان پادری صاحبان کو بہت دنوں سے مباحثہ کے لئے دعوت دیتے رہے تھے اور اب یہ موقعہ مناسب سمجھ کر جناب پادری صاحب مولوی صاحب کو وہاں لے گئے اور بندہ راقم بھی اُن کے ساتھ تھا وہاں پہونچکر مولوی صاحب موصوف کا اُن لوگوں سے ملنا ہوا۔ پادری صاحب نے وہاں کے مولوی صاحبان سے فرمایا کہ ہم دینی مباحثہ کی غرض سے آپ صاحبان کی دعوت دینے پر جو مدت سے آپ صاحبان ہم کو دے رہے تھے۔ حاضر ہوئے ہیں۔ مگر مولوی صاحب کے ساتھ گفتگو کی اثنا میں وہ لوگ تاڑ گئے کہ اب مباحثہ کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ وہ ادھر ادھر کے حیلے بہانے کرنے لگے۔

دوسرے روز مولوی صاحب کے لکچر کا اعلان دیا گیا جو وہاں کے امریکن مشن پرائمری اسکول میں شام کے ساڑھے چار بجے ہونے والا تھا۔ اس لکچر میں سامعین کا اس قدر ہجوم تھا کہ اسکول کی عمارت میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ یہ لکچر نہایت خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ دوران لکچر میں مولوی صاحب نے رائے ویلور کے اہل اسلام کو خطاب کرکے یہ فرمایا کہ رائے ویلور کے عالموں سے جو "باقیات صالحات" اور "لطیفیہ" کے بزرگ ہیں اور جن کی طرف سے مدعو ہونے کی وجہ سے ہم یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے تین سوال ہیں۔

(۱) اول قرآن شریف کا منجانب اللہ ہونا دلائل عقلیہ سے ثابت کرنا چاہئے۔

(۲) دویم۔ حضرت رسول عرب کا گنہگاروں کا شفیع ہونا از روئے قرآن شریف صاف صاف آیات سے جو تفسیر اور تاویل کی محتاج نہوں ثابت کریں۔

(۳) سویم۔ آنحضرت علیہ السلام کا صاحب معجزات ہونا قرآن شریف کی صاف آیات سے ثابت فرمائیں جن میں مخالف کو تاویل کرنے کی گنجائش نہو۔ اور نیز مفسرین نے بھی ان میں اختلاف نہ کیا ہو۔

دوسرا لکچر اس جگہ کے کافی نہ ہونے کے باعث مشن کالج میں مقرر کیا گیا۔ یہاں بھی سننے والوں کی گنجائش نہ تھی۔ مگر امر مجبوری تھا۔ کیونکہ اس سے بڑا اور کوئی ہال نہ مل سکتا تھا۔ اس لکچر کے خاتمہ پر بھی وہی تینوں سوالات دوہرائے گئے۔ اس طرح تین لکچر ختم ہوئے۔ باوجود بڑے بڑے عالمان دین کی تشریف آوری کے اُن میں سے کسی کو بھی مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ مگر اسکول کے ایک معمولی طالب علم کو جو غالباً پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا اکسا کر مولوی صاحب کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا گیا۔ اس لڑکے کو انہیں میں سے اکثر معزز اشخاص نے اپنے شہر کی بے عزتی خیال کرکے رد کر دیا۔ بعد ازاں پادری صاحب موصوف نے نوٹس چھپوا کر

تقسیم کیا۔ جو اخبار ہذا میں درج کرنے کی غرض سے میں آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ اُس کی شرائط کو قبول کر کے آج تک اُن میں سے کوئی بھی تقریری مباحثہ کے لئے آمادہ نہیں ہوا۔

اور بعض اور شہروں میں بطور دورہ کے پادری صاحب کے ہمراہ جانا ہوا جیسے راکی پٹ۔ ارکاٹ۔ بنگلور اور میسور اگرچہ ان شہروں میں کوئی مباحثہ نہیں ہوا لیکن بعض اور لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ مگر میسور کے مشن اسکول میں ۲ لکچر ہوئے۔ جن میں سننے والے بکثرت جمع ہوتے تھے

اب خاص مدراس میں پندرہ ماہ حال سے ایک ذی عزت شیعہ بزرگ عالم سے جو مباحثہ شروع ہوا ہے۔ اُس کی کارروائی کے اشتہار اور نیز مدراس کا مقامی اخبار ارسال خدمت اقدس ہے جس سے جناب کو مباحثہ کی کچھ کیفیت معلوم ہوگی۔ جس کو جناب بقدر ضرورت درج اخبار فرمائیں گے۔ اور یہاں کی کلیسیا کی طرف سے ناظرین نور افشاں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس بڑے کام کو جواب مدراس میں شروع ہوا ہے۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور میں جناب کو یہ بھی اختیار دیتا ہوں کہ جو عبارت جس قسم کی اصلاح طلب ہو آپ اس کی اصلاح فرمادیں اور اپنی ذاتی شرافت اور علمی لیاقت سے اس مضمون کو زینت اور رونق بخشیں۔

الراقم آپ کا دلی دعا گو۔ پال ہنومان سنگھ۔

رائے پیٹہ ہاؤس۔ مدراس

مخزن مسیحی: یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیا اور ملکی خبریں کریسچن انٹیپور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ اور خریداران کے ۱۲ آنے سے ایکدو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

افسوس کہ فرشتہ دنیا سے کوچ کر گیا

۲۹ مارچ ضمیمہ و پرچہ نور افشاں کے ہمارے دفتر لنڈور بازار منصوری میں پہنچنے سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے مسیحیوں کا چراغ گل ہو گیا ہے۔

میں اس کے بارے میں چند سطور درج اخبار نور افشاں کیا چاہتا ہوں۔ جبکہ میری عمر ۸ سال کی تھی تو میں بمقام جگراؤں اپنے چچا کو ملنے کو گیا تھا۔ لیکن اُس وقت میں عیسائی نہ تھا۔ ایک ہندوستانی عیسائی نے مجھے خبر دی کہ اس جگہ پر پادری ہے۔ این ہائیڈ صاحب تشریف آور ہیں۔ جس کی شکل انسان کی سیرت فرشتے کی ہے۔ میں اُس بھائی کے ان الفاظوں کو سنکر قدر حیرت ہوا۔ اور پادری موصوف کی کوٹھی پر پہونچا۔ جبکہ میں وہ کمرہ جس میں پادری صاحب موصوف بیٹھے تھے داخل ہوا فوراً مجھے روح القدس کی چمک دمک نظر آئی۔ چند شکلیں ایسی نظر آئیں جن کی شکل انسانوں کی اور سیرت فرشتوں کی تھی۔ اس کمرہ کے اندر خداوند یسوع مسیح کے بہادر سپاہی کا لکچر ہو رہا تھا۔ اس لکچر کو سنکر میرا دل ہل گیا۔ اور اُن کے پاس کچھ دن رہ کر مسیح تعلیم دینی حاصل کی اور دیکھا کہ یہ سپاہی واقعی مسیح سپاہی ہے۔ اور مسیحی زندگی اُس کی اس قسم کی دیکھی جو آج تک دیکھنے میں نہیں آئی

میں افسوس کرتا ہوں کہ ایسا بہادر مرد وفادار مرد تعریف خداوند میں رہ کر سو گیا۔ اے میرے پیارے بھائی ہائیڈ صاحب تو تو خداوند کے تخت کے سامنے تعریف کرنیوالوں میں جا شریک ہوا۔ لیکن افسوس کہ ہزاروں بھائیوں کو رنج و افسوس میں چھوڑ گیا۔

میری دلی دعا ہے کہ خداوند آپ کے پسماندگان کو صبر و تسلی عطا فرما دے۔

اور میں ڈاکٹر ویری صاحب اڈیٹر نور افشاں سے درخواست کرتا ہوں کہ پادری موصوف مرحوم نے جو ولایت میں جا کر خدمت کی ہے وہ سب حالات مہربانی کر کے بذریعہ نور افشاں کے پبلک کو دیویں۔

آپ کا خادم اور آپ کے پس ماندگان کا دعا گو فقیر حقیر سلامتی کا بشیر جیمس پال منصوری یو۔ پی۔

نیشنل مشنری سوسائٹی او انڈیا نگر فیلڈ

مکتی میلا جو کہ نگر فیلڈ کے قصبہ منگوہ میں بتاریخ ۱۸-۱۹ و ۲۰ مئی ۱۹۱۲ء کو فراہم ہوگا۔

نگر جو کہ ضلع سہارنپور کی مغربی تحصیل ہے نیشنل مشنری سوسائٹی کا دوسرا فیلڈ ہے جو کہ ۱۹۰۵ء میں کھولا گیا۔ اس میں ۸ پرگنے اور ۵۰۳ گاؤں ہیں۔ اور اُس کی آبادی مطابق ۱۹۰۱ء ۱۴۹۴ و ۲۰۳ تھی جن میں سے ۶۱۴۴۹ مستورات تھیں۔

ہمارا کام ہندو مسلمانوں اور خصوصاً رذیل قوموں کے درمیان ہو رہا ہے۔ رذیل اقوام میں سے روز بروز بہت لوگ مسیحیت کو قبول کرتے جاتے ہیں۔ اُن میں سے ۵۶۷ اشخاص نے مسیحیت کو قبول کر لیا ہے اور وہ ۳۰ گاؤں میں پائے جاتے ہیں۔ وہ اُن بھیڑوں کی مانند جنکا چرواہا نہ ہو تنگ حال اور پراگندہ ہیں۔ کون اُنکی حفاظت کرے گا؟ کون اُن کو اُٹھا کر زندگی کی اعلیٰ تر سطح پر لا دیگا؟ کیا اس کام کو انجام دینے کے لئے خدا نے ہم کو مقرر نہیں کیا ہے؟ کیا یہ ہمارا فرض اوّل نہیں ہے کہ ہم ان کو مسیحیت کی بنیادی باتوں کی تعلیم دیں اور انکو ایمان میں مضبوط بنا دیں؟ لیکن کس طرح؟

اسبات کو اب سب مانتے جاتے ہیں کہ علاوہ باقاعدہ تعلیم کے سالانہ مسیحی میلے ایسے موثر وسائل

ہیں جن سے دیہاتی مسیحیوں میں بھی زندگی ترقی پا سکتی اور اُن کی اخلاقی اور روحانی حالت بہتر ہو سکتی ہو۔ یہ وسائل آجکل ہندوستان میں اکثر استعمال کئے جا رہے ہیں اور خدا نے ان کے ذریعہ ہندوستانی مسیحیوں کو بڑی برکت عنایت کی ہے۔

گزرے سال پادری بی بی رائے صاحب نے جو کہ نگر مشن کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں ایک مکتی میلا شروع کیا جس کا پہلا جلسہ قصبہ انبیٹہ میں جو کہ نگر فیلڈ میں مشن کے کام کا ایک بڑا مرکز ہے فراہم ہوا۔ ۷۰ سے زیادہ دیہاتی مسیحی میلے میں شریک ہوئے۔ نتیجہ بڑا ہی تسلی بخش اور ہمت افزا ثابت ہوا۔ دیہاتی مسیحی جگائے گئے مسیحی غیرت کی آگ سلگ اُٹھی۔ جس کے آثار اب تک نمایاں ہیں۔ اور گنگوہ کے مسیحیوں نے میلے کو اس قدر پسند کیا کہ خود بخود اُنہوں نے دعوت دی کہ آئندہ کا میلہ گنگوہ میں فراہم ہو۔ اُن کی دعوت قبول کی گئی۔ انبیٹھہ کے میلے کے خرچ کے لئے قریباً ۶۰ روپیہ جمع کئے گئے تھے۔

چنانچہ امسال مکتی میلہ نگر کے قصبہ گنگوہ بتاریخ ۱۸-۱۹ اور ۲۰ مئی ۱۹۱۲ء کو فراہم ہوگا۔ دیہاتی لوگ مئی کے مہینے کو بہت پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ عموماً اس ماہ کے شروع میں وہ اپنا فصل کاٹنے کا کام ختم کرکے آسودہ خاطر ہوتے ہیں اور فارغ ہو کر میلوں میں خوشی آنے اور شکرگزاری کی عیدیں مناتے ہیں۔ یہ بیان خالی از لطف اور دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ گنگوہ کے مسیحیوں نے وعدہ کیا ہو کہ میلے کے لئے وہ پانچ روپیہ نقد کی مدد دینگے۔ اور دیگر مسیحی بھائیوں کی جو کہ دیگر دیہاتوں سے میلے کے موقعہ پر آوینگے۔ رہائش وغیرہ کا خود بندوبست کرینگے۔ لوگ کہتے ہیں کہ دو سو سے زیادہ مسیحی گنگوہ کے میلے میں فراہم ہونگے۔ ہم نے انتظام کیا ہے۔ کہ پادری ٹھوچند صاحب تشریف لاکر میلہ کے اجلاس میں درس و تدریس کریں اور ایک دو اور صاحبان سہارنپور سے تشریف فرما ہو کر میلے کے درس و تدریس کے کام میں مدد دینگے۔ میلے کے اخیر میں ایک پریم بھوجن دیا جائیگا۔ جس سے ہمارے کمزور مسیحی بھائی یہ محسوس کریں کہ ہم سب مسیح میں ایک ہیں

اندازاً میلے کے کل اخراجات کے لئے کم از کم ۵۰ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اتنا روپیہ کہاں سے دستیاب ہو سکیگا؟ کیا یہ آپ کا اپنا کام نہیں ہے اگر ہے تو کیا یہ آپ کا فرض اول نہیں کہ گنگوہ کے میلے کی مدد کریں؟

کیا آپ میلے کی کامیابی کے لئے دعا نہیں کرینگے؟ اور اس کے اخراجات کے لئے روپیہ نہ دینگے؟ ہم آپ کی مدد اور مہربانی کے دل سے شکرگزار ہونگے۔

مسز پیپلز نے گنگوہ میلے فنڈ کی خزانچن ہونا منظور کر لیا ہے پس اگر آپ چندہ دینے کے لئے طیار ہوں تو براہ مہربانی براہ راست ذیل کے پتہ پر روپیہ روانہ کر دیں۔ اور آپ کو مسز پیپلز ایک چھپی ہوئی رسید معہ شکرگزاری روانہ کر دیں گی

Mrs Peoples.

پتہ۔ مسز پیپلز
مشن کمپونڈ سہارنپور

ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ۵۰ روپیہ اپریل کے ختم ہونے سے پیشتر جمع ہو جاویں تاکہ ہم میلے کے لئے خاطر خواہ انتظام کر سکیں۔ یاد رہے کہ یہ چندہ اس چندے کے علاوہ جمع کیا جاتا ہے جو کہ ہمارے مہربان این۔ ایم ایس کو ہر سال دیتے ہیں۔ ہماری یہ دلی دعا ہے کہ خدا ان تمام کوششوں پر جو کہ اُس کی بادشاہت کو نگر فیلڈ میں بڑھانے کے لئے کی جاتی ہیں۔ اپنی بڑی سے بڑی برکت نازل کرے اور ایک دن ایسا لاوے کہ اس فیلڈ میں ایک اعلیٰ اور مضبوط ہندوستانی کلیسیا مسیح کے جلال اور خدا باپ کی بزرگی کے لئے برپا ہو۔

الراقم

مسیح میں آپ کا خدمت گزار ہے ڈبلیو۔ پیپلز۔
مشنری زیر تعلیم نگر فیلڈ
سہارنپور

بائیبل کو ماننا اور اُس پر عمل کرنا

گزشتہ سے پیوستہ

اس نے اسباق کو ذہن نشین کر لیا۔ وہ گھر آیا اور جب دوسرے دن اپنی دوکان پر بیٹھے چیزیں فروخت کر رہا تھا تو اُس نے دیکھا کہ ایک گائے نے آگر آٹے کے ٹوکرے میں منہ ڈال دیا ہے۔ اب وہ سوچنے لگا کہ کیا کرنا چاہئے کیونکہ کل سنا تھا کہ گئو ہتیا نہیں کرنی چاہئے۔ اتنے میں اُس کے لالہ جی گھر سے آئے اور گائے کو دور ہی سے آٹا کھاتے دیکھ کر گالیاں نکالتے ہوئے وہاں آئے اور آتے ہی جوتی اُتار گائے کے سر پر دو تین رسید کیں۔ تب اپنے لڑکے کی طرف مخاطب ہو کر یوں بولا کہ تم نے کیوں اسے نہ روکا؟ اُس نے جواب میں کہا کہ کل میں نے مندر میں سنا تھا کہ گئو رکشا مذہب اور اخلاق کا اعلےٰ اصول ہے۔" اس پر اُس کے باپ نے کہا کہ بیٹا مندر میں جو کچھ سنا کرتے ہیں وہ مندر ہی میں چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اور اپنے ساتھ باہر نہیں لایا کرتے۔"

عزیزو کیا ہمارا بھی ایسا حال ہے کہ خود تو عمل کرنا درکنار۔ دوسروں کو بھی اپنے بد نمونے سے بدی کی طرف رہبری کرتے ہیں۔ ہم کو اس کی اصلاح کرنی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ صرف سننے والے ہوں اور عمل کی جانب کبھی رجوع نہ کریں۔

تیسری بات یہہ ہے کہ خدا نے ہم کو ایک روحانی پوشاک دی ہے ہم کوشش کریں تاکہ اس کو دنیا سے بے داغ رکھیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا ہم پر کس طرح داغ لگاتی ہے۔ اب ناظرین اس کا بیان سنئے۔

ہم اپنے گھروں یا مدرسوں سے نکلکر جہاں ہم نے راستی اور سچائی کے خیالات سیکھے ہیں دنیا میں داخل ہوتے ہیں۔ جب بازار میں کسی فریب کا بیان سُنکے ہم ملامت کریں تو کوئی جواب میں ضرور کہے گا کہ تمہاری

نصیحت تو اچھی ہے۔ لیکن دوستو اُس پر عمل کرنا ناممکن ہے زبان سے کہہ تو دیتے ہیں کہ ہاں یہ سب کچھ درست اور سچا ہے جو پادری صاحب فرماتے ہیں لیکن جب عمل کرنے کی باری آتی ہے تو سب سے پہلے سر بغل میں دبائے بھاگتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہی حال میرا اور شاید بعض ناظرین کا بھی ہوگا کہ بعض اوقات ہم دوسروں کو کہتے تو ہیں کہ پاک کلام میں یہ اور وہ لکھا ہے۔ اُس کو مانو اور عمل کرو لیکن پہلے ہم ذرا اپنے سے تو سوال کریں کہ کیا میں پاک کلام کو قبول کرتا اور اُس پر عمل کرتا ہوں یا یہی حال ہے کہ اوروں کو نصیحت اور خود را فضیحت؟

جیسا کہ ایک فارسی شاعر کہتا ہے ؎

ہر یکے ناصح برائے دیگراں

ناصح خود یافتم کم در جہاں

ہمارے لئے جو کہ عیسائی ہیں اور مسیح کے نام کو لئے ہوئے ہیں۔ نہایت ہی ضروری اور لازمی امر ہے۔ کہ ہم اس کے حکموں کو مانیں اور بجا آوری میں ہرگز تساہل نہ کریں۔ بجائے اس کے کہ عمل کیا جاوے۔ بعض اس کے برخلاف ہی چلتے ہیں تو آپ یاد رکھینگے کہ عمل نہ کرنے کا نتیجہ بہت بُرا ہوتا ہے جو کہ ان پر وارد ہوتا ہے۔ جیسا کہ استثنا کی کتاب ۲۸: ۱۵ آیت میں ذکر ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا مالک خداوند اس سے خوش نہیں ہوتا کہ ہم وہ کام کریں جن سے ہماری اپنی خوشی ہو بلکہ وہ کریں جس سے ہمارا آسمانی باپ خوش ہووے۔ ہم کو خود وہ کام کرنے چاہئیں جنکے لئے ہم دوسروں کو بھی کہہ سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارا وہ حال ہو جس کے بارے میں بھگت کبیر نے کہا ہے کہ

کہنے سے ہیں پر کردے نہیں منہ کے بڑے لبار

آخر دھکا کھاونگے صاحب دے دربار

باقی دارد

جلسہ المنائی ایسوسی ایشن

سہارنپور سیمنری

گزشتہ سے پیوستہ

اسی طرح بیاہ دو بہت زبردست پارٹیوں میں میچ ہو رہا ہے۔ ایک طرف مسیحی پارٹی ہے جسکا کپتان یسوع ناصری ہے۔ اور دوسری طرف دنیاوی پارٹی ہے جس کا سردار شیطان ابلیس ہے کیا ہم سب اپنے کپتان یسوع کے ساتھ ملکر فتح کی کوشش کر رہے ہیں؟ اب اگر اس پارٹی میں مذکورہ بالا پارٹی کی سی یگانگت اور کوشش نہ ہو تو ہماری ہار ہوگی اور مخالف پارٹی فتح پائیگی۔ یگانگت خدمت میں کامیابی کا سبب ہے۔ اس سے مشکل خدمت آسان ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بہتوں کی طاقت ہمارے ساتھ ملکر کام کرتی ہے۔ اور یوں ہم ملکر وہ بوجھ اُٹھا سکتے ہیں جو اکیلے ہرگز اُٹھا نہیں سکتے ہیں روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے۔

دیکھئے کہ یگانگت اور آپس کے اتحاد سے کیسے کیسے بھاری بھاری کام ظہور میں آئے۔ باپ بیٹا اور روح القدس کے اتفاق اور ایک رائے سے بنی آدم کی نجات پیدا ہوئی۔ ہر ایک نے ترتیب سے اپنے اپنے کام کو انجام دیا اور یوں ہم گنہگاروں کے لئے ابدی اور بیش قیمت نجات تیار ہوئی۔ دیکھئے تثلیث کے اتفاق کا کیسا بھاری نتیجہ ہوا۔ نہ صرف نجات ہی کے کام میں اُن کا کام ہوا بلکہ دنیا کی کل پیدائش میں اتفاق تھا۔ یہ یگانگت ہمیشہ کی ہے جو اُن میں بنی رہتی ہے۔ چنانچہ مسیح نے اپنی اور باپ کی یگانگت کا حوالہ دے کر اپنے شاگردوں کے لئے دعا کی کہ جس طرح اے باپ تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں۔ وہ بھی ہم میں ہوں۔ یوحنا ۱۷: ۲۱

یشوع اور اُس کی فوج کی یگانگت اور اتفاق سے یریحو کی دیواریں گر پڑیں اور شہر فتح ہو گیا۔ ۱۲۰ شخصوں کی دس دن کی یکدلی دعا سے پنتیکوست کے دن روح القدس نازل ہوا۔

امریکہ اور انگلستان کے اکثر مسیحیوں کے اتفاق اور اتحاد سے ہندوستان اور دنیا کے اکثر ممالک میں انجیل کی بشارت دیجاتی ہے۔ اور ہزاروں بلکہ لاکھوں روحیں ہر سال شیطان سے چھینی جاتی ہیں۔

ان مثالوں میں ہم کو شخصوں کی یگانگت اور اتفاق کے چند عملی نتیجے دکھائی پڑتے ہیں۔ پس کیا ہماری یہ المنائی ایسوسی ایشن اتفاق اور اتحاد کر کے کسی بھاری عملی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتی؟ ایسا نتیجہ ممکن امر ہے بشرطیکہ یگانگت ہووے۔ ہم اپنی علیحدگی اور ناراضگی سے کیوں روحوں کو برباد کریں اور شیطان کو موقع دیں؟ آج ہی ایک بڑی یگانگت میں شریک ہو کر کسی کام کو شروع کریں تاکہ یسوع کا جلال ہووے۔

---

* سنڈے سکول کے کام کی تاثیر ہندوستان کے مستقبل پر

سنڈے سکول کا کام:۔ سب سے پہلے جو سوال اس مضمون کے متعلق میرے دل میں پیدا ہوا ہے یہ ہے کہ سنڈے سکول کا کام کیا ہے۔ جسکا اثر آنے والے ہندوستان پر ہونا ضرور ہے۔ پس اس وقت سنڈے سکول کے کام کے بارے میں کچھ ذکر کرنا بےمحل نہ ہوگا۔

میرے خیال میں سنڈے سکول کا کام وہی کام ہے جو ایک بائیبل ٹیچر کا سکول میں۔ ایک مناد کا بازار یا دیہات میں۔ ایک مشنری کا کسی غیر ملک میں یا ایک لیڈی مشنری کا زنانہ میں۔ اور اگر یہ کام سنڈے سکول کا نہیں ہے تو پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اُس کا کیا کام ہے۔ دوسرے الفاظ میں سنڈے سکول کا کام مسیح مصلوب کی انجیل (خوشخبری) دوسروں کو پہنچانا ہے اور اس خوشخبری کا اثر جو ہندوستان پر ہوتا ہے اُسی کا ذکر کرنا میرے خیال میں اس وقت کے مضمون کا مدعا ہے۔

انجیل یا خوشخبری کیا ہے۔ دوسرا سوال جو دل میں آجاتا ہے یہ ہے کہ یہ انجیل یا خوشخبری کیا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب کچھ انجیل سے پڑھا اور سنایا جاتا ہے تو یہ انجیل ہے۔ یہ غلط بات ہے یہ انجیل نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ بعض اوقات میں بعض لوگ سرمنوں اور وعظوں سے بلائے بھی گئے ہوں۔ بعض دفعہ کام کے لئے ابھارے بھی گئے ہوں۔ تاہم وہ انجیل نہ ہو جیسا کہ یسعیاہ نبی کی کتاب ۱:۳ میں آیا ہے۔ "کہ اسرائیل نہیں جانتے اور میرے لوگ کچھ نہیں سوچتے ہیں"۔ اسرائیل جو خدا کے گھر کے لوگ تھے وہ بھی سمجھنے میں غلطی کرتے تھے۔ مولوی صاحب انجیل کا مشہور مناد کہتا ہے کہ میں تو مدت سے تبدیل شدہ مسیحی تھا۔ مگر عرصہ تک میں انجیل کا ٹھیک مطلب نہ سمجھا۔ انجیل سے خوشی کی خبر تو لوقا ۲: ۱۰-۱۱ میں خداوند کی طرف سے فرشتہ خبر دیتا ہے۔ "دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں کہ داؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا ہے"۔

جب خداوند یسوع نے منادی کا کام شروع کیا تو اُس نے کہا تھا۔ لوقا ۴: ۱۸

"خداوند کی روح مجھ پر ہے۔ اسلئے کہ
اُس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کیلئے
مسح کیا۔ اُسنے مجھے بھیجا کہ قیدیوں کو رہائی
اندھوں کو بینائی بخشوں اور کچلے ہوؤں کو
آزاد کروں اور خداوند کے سال
مقبول کی منادی کروں"۔

یا جیسا کہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے ۶۱ باب میں آیا ہے:۔

"اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ مصیبت زدوں
کو خوشخبری دوں ٹوٹے دلوں کو درست کروں
قیدیوں کے چھوٹنے اور بندھوؤں کیلئے
قید سے نکلنے کی منادی کروں خداوند
کے سال مقبول کا اشتہار دوں غمزدوں کو
تسلی بخشوں کچلے ہوؤں کو آزاد کروں"

* فٹ نوٹ:۔ یہ وہ مضمون ہے جو گجرات کے بزرگ سردار دیا سنگھ صاحب نے سنڈے سکول کنونشن منعقدہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء بمقام جہلم پڑھا۔

دعا اور روح القدس

پادری جان فورمن صاحب ساکن مینپوری کا مضمون دعا اور روح القدس جو اُنہوں نے کنونشن ۱۹۱۱ء بمقام سیالکوٹ ۵ روز تک سنایا تھا اب وہ کتاب کی شکل میں چھپ گیا ہے ۴۳ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۱ر محصولڈاک ۱ پائی ۲۰ کاپیاں ۲ر باقی محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ بہت سی کاپیاں لوگوں نے منگوالی ہیں یہ مضمون روحانی ترقی کیواسطے ہر ایک مسیحی کو پڑھنا چاہئے۔ جتنی کاپیاں درکار ہوں نقد قیمت روانہ کرکے یا بذریعہ وی پی ویل کے پتہ سے منگوالیں۔ وارث الدین کلارک آباد ضلع لاہور

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

میاں:۔ میں نہیں سوچتا کہ اُس نے کوئی طریق مقرر کیا ہو اگر کوئی نجات کا یقین رکھتا ہے اُسے فوراً مل جاتی ہے۔ یعنی جس طریق سے اُسے یقین ہوتا اُسی طریق سے اُسے ملتی ہے۔ اور اگر دوسرے کو یقین ہو کہ یہ دو حالتوں ہی سے گذرنے کے بعد ملتی ہے تو اُس کے لئے ایسا ہی ہوتا ہے۔ یعنی جیسا جس کا ایمان ہے ویسا اُس کے لئے ہوتا ہے

بیوی:۔ خدا کبھی نجات کے مقررہ قوانین سے باہر کام نہیں کرتا۔ اُس کی یہ نجات کی تجویز قایم کی ہوئی تجویز ہے۔ اور وہ تجویز صرف ایک ہی ہے یہ نہیں کہ ایک کو اور طریق سے نجات نصیب ہو اور دوسرے کو دوسرے طریق سے مختلف اشیا کی نیچر میں ہم نئی پیدائش اور پاکیزگی کو ایک ہی وقت میں نہیں دیکھ سکتے۔

میاں:۔ مجھے ان اشیا کی چیزوں کی سمجھ نہیں آئی میں اسبات میں خوشی سے تمہارا شاگرد بنتا ہوں کہ ان اشیا کے فلسفے کو مجھے سمجھاؤ۔

بیوی:۔ مجھے مفت ملا ہے مفت دونگی۔ کسی کو نئی پیدائش حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اُس نے اس تبدیلی کے لئے طیاری نہ کی ہو۔ اور اسکو گناہوں کی معافی کبھی حاصل نہ ہوگی جب تک وہ توبہ نہ کرے۔ اُسے اپنے گناہوں پر رنج و افسوس ہونا چاہئے۔ اُس کا دل گویا موم کی طرح پگھلنا چاہئے اور دل کی سخت زمین ٹوٹنی چاہئے۔ سوائے اس کے جس کی معافی اس نے چاہی ہے اور کچھ اُسکو معاف نہیں کیا جا سکتا۔ پس پوری معافی حاصل کرنے کے لئے چاہئے کہ وہ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرے اگر کوئی شخص سوائے ایک گناہ کے اور گناہوں سے توبہ کرے تو اسکو معافی حاصل ہو نہیں سکتی۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

شاعر نکتہ سنج جناب منشی الیاس داس صاحب رسا بریلوی دام اقبالہ

بنے کام بگڑا ہمارا مسیحا
جو ہو جائے تیرا اشارا مسیحا۔

نہیں عشق دنیا میں ہم کو کسی سے
دل و جاں سے ہو ہم کو پیارا مسیحا

خدا کے لئے اپنا جلوہ دکھا دے
نہیں تیری فرقت گوارا مسیحا۔

چھٹے قید عصیاں سے فوراً رہائی
اگر ہو ذرا بھی اشارا مسیحا۔

نظر میں مری ہیچ ہے ساری دنیا
کہ آنکھوں کا ہے میری تارا مسیحا۔

تمہیں نے اسے اپنا بندہ بنایا
تمہیں سے ہو شیطان ہارا مسیحا

بروز قیامت میری مغفرت کو
ہو کافی تمہارا اشارا مسیحا۔

مرے دین و ایماں کے حامی تمہیں ہو
نہ چھوڑونگا دامن تمہارا مسیحا۔

رسا کر حضر رہی ہیں اپنی بلائے
بس اتنا کرم کر خدارا مسیحا۔

راقم رسا بریلوی
از لاہور۔

مضامین

شیشۂ دل

گزشتہ سے پیوستہ

آہ! وہ بھی کیسا ظالم آدمی ہے جو باتوں ہی باتوں اور گھاتوں ہی گھاتوں میں دوسرے کے شیشۂ دل کو چکنا چور کر دیتا ہے۔ اس سے بھی ظالم اور بیرحم وہ شخص جو دل توڑ کر فریاد کی امید رکھتا ہو شاعر کہتا ہے ؎

کب دل شکستہ لب پر یوں عرض حال آیا
ہے بے صدا وہ چینی جس میں کہ بال آیا۔

ٹوٹا ہوا دل صدا کیا دے خاک اگر وہ آہ نکالے بھی تو سنگدل پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے سچ ہے شیشہ نازک ہو شیشہ سخت ہے۔ دل نازک ہے۔ دل سخت ہے شیشہ صاف ہو دل صاف ہو۔ گرد آلود شیشے میں چہرہ صاف ہرگز نظر نہیں آ سکتا۔ اگر دل پر کوئی میل ہو تو چہرہ پر خود ہی خاک اڑتی دکھائی دے گی۔

ایک انگریزی شاعر کہتا ہے کہ انسان جو دل میں غور کرتا ہے چہرہ اس کا مظہر بنتا ہے۔ غرضیکہ انسان کے دل میں جو کچھ بھی گزرتا ہے چہرہ وہی رنگ و روپ اختیار کر لیتا ہے ظالم کا چہرہ اس کے ظلم کی صریح شہادت ہو۔ وہ بزنما اپنے چہرے سے فوراً پہچانا جاتا ہے۔ خدا پرست اور عابد لوگ تمام ریاضتیں اس لئے کرتے ہیں کہ ان کا دل دنیاوی الائشات سے قطعی پاک و صاف ہو جاوے تاکہ نورانی طاقت کی کرنیں اس کی شفاف سطح پر اپنے اصلی روپ میں آشکارا ہوں

باقی دارشتہ

انتخاب الاخبار

اخبار نویسی کا راز

آنریبل مسٹر ہیریسن ممبر پارلیمنٹ عام اخباروں کی نسبت لکھتے ہیں کہ جو اخبار لوگوں کے خیالات کو ظاہر کرتے ہیں وہ قابل قدر یا نمونے کے اخبار نہیں کہلاتے۔ ایک پرچہ نمونہ کا اخبار اسی وقت کہلا سکتا ہے جبکہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کی معلومات میں اضافہ اور انصاف پسندی کی سیرت میں ترقی ہوتی ہو۔ انہیں وجوہ پر کہا جا سکتا ہو کہ انگلینڈ میں کوئی ایسا اخبار نہیں ہے جس کو قابل نمونہ خیال کیا جائے۔ آپ کا خیال ہو کہ اخباروں کو قابل نمونہ بنانے کے لئے ہر ایک امر پر نگاہ رکھنی ازبس ضروری ہے۔ جو اخبار لوگوں میں بیداری پیدا نہ کرتا ہو جس میں انصاف پسندی کا وعظ نہ کیا جاتا ہو جس میں صداقت عدل بے طرفداری اور محبت و اخلاق کی تعلیم نہ دیجائے وہ اصلی معنے میں اخبار کہلانے کا مستحق نہیں۔

اخبار عام

سرشتہ ڈاک کی ترقی

ہندی سرشتہ ڈاک کا کام سال بسال بڑھتا جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جبکہ سرشتہ ڈاک کا خرچ آمدنی سے پورا نہ ہوتا تھا اور ہر سال خسارہ ہوتا تھا وہ فوائد ڈاک کے مقابلے میں گوارا کیا جاتا تھا۔ لیکن اب نہ فقط تمام خرچ پورا کرتے ہیں۔ بلکہ خاصی بچت بھی ہوتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء میں سرشتہ ڈاک کے ٹکٹوں کی فروخت سے دو کروڑ ۴۲ لاکھ ۳۴ روپیہ وصول ہوا اور سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء میں دو کروڑ ۷۶ لاکھ ۹ ہزار کے ٹکٹ فروخت ہوئے تھے کمیشن منی آرڈر سے پہلے سال میں پچاس لاکھ سات ہزار اور پچھلے

سال میں ساڑھے چوّن لاکھ وصول ہوا تھا۔ سررشتہ ڈاک کی مجموعی آمدنی دو کروڑ ۹۹ لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ تھی یہ ۱۰-۱۹۰۹ء میں تھی لیکن ۱۱-۱۹۱۰ء میں مجموعی آمدنی تین کروڑ ۲۳ لاکھ ۴۹ ہزار روپیہ بتلائی گئی ہے۔ سررشتہ کے عملہ کا خرچ بالترتیب ایک کروڑ ۹۸ لاکھ ۱۶ ہزار اور دو کروڑ ۷ لاکھ ۴ ہزار روپیہ تھا۔ حق یہ ہے کہ ہندوستان کے سررشتہ ڈاک میں ترقی کی بڑی گنجائش ہے وہ رفتہ رفتہ کی جاتی ہے تمام مدات اخراجات کی میزان دو کروڑ ۴۳ لاکھ ۷ ہزار اور دو کروڑ ۹۹ لاکھ ۱۹ ہزار تھی۔ ۱۹۰۸ء میں سررشتہ ڈاک کے انتظام میں دس لاکھ ۷ ہزار کا خسارہ تھا ۱۹۰۹ء میں خسارہ کی مقدار سوا پانچ ہزار تھی ۱۹۱۱ء میں بجٹ کا اندازہ چھبیس لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے اس سے انتظام کی عمدگی اور کفایت شعاری کی تعریف کرنا لازم آتا ہے۔ (ار)

کلکتہ میں ایک مالدار جوہری کالی پرشاد نے ترس کھا کر ایک شخص مسمی چوریہ جیہ کو اپنے ہاں ملازم رکھا۔ اور اس کو اجازت دے رکھی کہ وہ اس کمرہ میں سویا کرے جس میں کہ وہ خود سوتا تھا۔ اس روز وہی ملازم چوریہ رات کو مالک کے کمرے میں سویا دوسرے دن صبح جب مالک کالی پرشاد کی نیند کھلی تو اُس نے معلوم کیا کہ ایک قیمتی سونے کا ہار جو کہ وہ پہنتا تھا گم ہے۔ ساتھ ہی وہ ملازم بھی ندارد ہے۔ کالی پرشاد فوراً کوٹولہ پولیس میں گیا اور اس معاملہ کی رپورٹ کر دی وہاں سے سب انسپکٹر پولیس برائے تلاش روانہ ہوئے اور انہوں نے ملزم کو نیٹوا سٹریٹ میں گرفتار کر لیا۔ تلاشی لینے پر اس سے ہار کا بہت سا حصہ برآمد ہو گیا اُس نے ہار کو توڑ ڈالا تھا۔ اور اس میں سے کچھ ٹکڑے فروخت کر دیے تھے۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ ملزم ایک عادی مجرم ہے۔ اور دس دفعہ اس سے پیشتر مختلف جرائم میں سزا پا چکا ہے۔ پولیس ابھی تحقیقات میں بدستور مصروف ہے۔ آجکل کے زمانہ میں رحم کرنے سے یہ نتیجے نکلتے ہیں۔ یقین ہے کہ ثبوت جرم پر ملزم کو عبرت بخش سزا دی جاویگی۔ تاکہ آئندہ ایسے کاموں سے باز آوے۔ اور آرام سے زندگی بسر کرے۔ (ار)

کانپور کے ایڈیشنل سشن جج صاحب بہادر کے اجلاس میں ایک پچاس سالہ شخص مسمی منوہر اور چار دیگر اشخاص دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بجرم قتل ماخوذ تھے۔ اس مقدمہ کے واقعات یہ بتلائے جاتے ہیں کہ موضع ہاراماں میں ایک کالیتھ بیوہ مسماۃ بٹھانا رہتی تھی۔ یہ عورت آسودہ حال تھی۔ اس لئے ہمیشہ اپنے جسم پر بہت سے چاندی کے زیورات پہنے رہا کرتی تھی۔ نیز اپنے پڑوسیوں کو چھوٹی چھوٹی رقوم بطور قرضہ بھی دیا کرتی تھی۔ ۲۵ نومبر گذشتہ کو بھگنا اہیر جو کہ باشندگان موضع مذکور کی گئوؤں کا دودھ ہر روز دوہنے آتا تھا۔ حسب معمول بٹھانا کے گھر پر بھی دودھ دوہنے گیا اور بٹھانا کو آواز دی مگر وہاں سے کوئی جواب نہ آیا اُس پر بھگنا اہیر نے کنھیا کو خبر دی۔ بٹھانا کے گھر کے عین باہر نیم کا درخت ہے۔ کنھیا فوراً اُس درخت پر چڑھ گیا اور وہاں سے بٹھانا کے مکان کے اندر نظر ڈالی تو دیکھا کہ باہر کے کمرے میں مسماۃ بٹھانا کی مردہ لاش چارپائی پر ڈھکی ہوئی پڑی ہے۔ یہ ماجرا دیکھکر وہ مکان کے اندر گیا اور دیکھا کہ بٹھانا کی گردن پر وہ نہایت شدید زخم لگے ہوئے ہیں۔ یہ معاملہ دیکھکر فوراً پولیس میں رپورٹ کی گئی جس نے آکر تحقیقات شروع کی۔ مقتولہ کے جسم پر جتنے زیورات پائے جاتے تھے۔ وہ سب گم تھے دوسرے روز ملزم منوہر کی ۱۵ سالہ عورت مسماۃ چندن سے داروغہ نے معلوم کیا کہ مذکورہ بالا پانچوں ملزمان کچھ عرصہ سے مسماۃ بٹھانا کو لوٹنے کی سازش کر رہے تھے اور واردات قتل کی رات کو وہ سب ملزمان منوہر کے مکان پر جمع ہوئے اور منوہر بعد چار ساتھیوں کے گنڈاسا لیکر باہر نکلا باہر نکلا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعد میں ملزم منوہر نے وہ گنڈاسا بھی تھانیدار پولیس کے سامنے پیش کر دیا۔ جس کے ساتھ کہ اس نے مسماۃ بٹھانا کو قتل کیا تھا۔ منوہر کی عورت مسماۃ چندن نے یہ بھی کہا کہ اس نے اپنے خاوند کے کمر بند پر خون کے دھبے دیکھے تھے یہ واقعات سنکر اور شہادتوں پر غور کرکے اسیسران نے سب ملزموں کو قصوروار ٹھہرایا ایڈیشنل جج صاحب بہادر نے اسیسران کی رائے سے متفق ہو کر منوہر کو سزائے پھانسی کا حکم دیا اور باقی چاروں کو عمر قید بجلاوطنی کی سزا دی۔ منوہر نے اپنی صفائی میں بیان کیا تھا کہ چونکہ اُس نے اپنی عورت مسماۃ چندن کو گھر سے نکال دیا تھا۔ کیونکہ اُس کی آشنائی کسی دوسرے شخص سے تھی۔ اس لئے مسماۃ چندن نے اس کے خلاف جھوٹی شہادت دی ہے۔ عدالت سشن کے اس فیصلہ کے خلاف حال میں سب ملزمان کی طرف سے ہائیکورٹ الہ آباد میں باجلاس مسٹر جسٹس کرامت حسین و مسٹر جسٹس ٹڈبال صاحبان اپیل دائر کی گئی۔ جنہوں نے جرم قتل کا اصل ذمہ دار صرف منوہر ہی کو قرار دیا لہذا باقی سب ملزموں کو بری فرما کر ملزم منوہر کی سزائے پھانسی بحال رکھی۔ (ار)

ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ ضلع ایٹہ کے مقام ہمت نگر میں ایک ٹھاکر کے گھر لڑکی پیدا ہوئی جسکے دو پاؤں سے اور ایک پاؤں میں دو اور پاؤں تھے۔ پاؤں کی ۱۵ انگلیاں تھیں اور ایک ہاتھ آدھا تھا۔ آنکھوں اور ناک کا نشان نہ تھا۔ منہ بہت بڑا قریباً سوا انگل تھا۔ جس وقت وہ روتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی دس بارہ برس کا بچہ روتا ہے۔ خدا کی عجیب قدرت ہے۔

انجیلِ برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب

جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ار +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانا

رومن اُردو عہ۔ فارسی اُردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدائیت تیمار داراں

یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت صہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ار رومن ۸ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضموں پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھو یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ قیمت سے ،
میٹل سوج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پروازر واچ قیمت بے گارنٹی ۵ برس
میٹل برانمیو رواچ قیمت معہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہائت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت عہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ۲۵ تک کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ۳ سے لیکر ۲۵ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک و میٹک کلاک صہ سے لیکر ۲۰۰ تک ملینگے +
باوہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہی +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہی بیوپاریوں کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ :- **چنی لال چھگن لال**
مقام ۲۸۸ عبد الرحمان اسٹریٹ ۔ بمبئی ۔

ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جُلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گڑگی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول نہائے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں ۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ۔ ہر جا مالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیے ۔ قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ (۵) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہی ۔ یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کر دیتا ہی ۔ درد ریاح جیسے نس چلک ٹیک رگوں میں اہر ہیں ۔ کن کنی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہی ۔ درد وغیرہ نصف سر میں ہو ۔ دور ہو جاتا ہی اسلئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک ۵ آنہ +

اشتہار
ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی ۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گنوتم راؤ کیشو او شدہالیہ میں بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر راسن گوپال کا آیوڈائیزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں ۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا ۔ منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ۔ ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا اور سیاہ داغ پڑنا ۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا ۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا وغیرہ پرانے چمڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۶ +

ملنے کا پتہ :- **گنوتم راؤ کیشو**
کا دواخانہ ٹھاکر دوار ۔ بمبئی

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا